منکرینِ حدیث کا حکم۔ فتوی نمبر: 143908200580 دار الافتاء: جامعہ علوم اسلامیہ علامہ محمد یوسف بنوری ٹاؤن

واضح رہے کہ حدیث کا حجت اور قابلِ اعتماد ہونا نصوصِ قطعیہ سے ثابت ہے، حدیث کا انکار کرنا در حقیقت رسول کی ابدی اطاعت سے فرار اور آپ کی حیثیتِ حکم رانی کو چیلنج ہے، حدیث و سنت کا حجت ہونا ظاہر وعیاں ہے، امتِ محمدیہ کا غیر منقطع تعامل و توارث اس پر شاہد صدق ہے، اب یہاں حجیتِ حدیث کے چند دلائل کی نشان دہی کی جاتی ہے:

خلاصہ یہ ہے کہ احادیثِ مبارکہ کا ثبوت اور اس کا حجت ہونا خود قرآنِ حکیم میں موجود ہے، اس کے باوجود اگر کوئی شخص احادیثِ مبارکہ کا مطلقاً انکار کرتا ہے اور اس کی حجیت کو نہیں مانتا تو ایسے شخص کے کفر میں شبہ نہیں. اور جو بلا تاویل کسی خاص حدیث کا انکار کرے جسے جمہورِ اہلِ سنت نے قبول کیا ہو تو وہ گم راہ ہے.

منکر حدیث کے ساتھ تعلقات۔فتوی نمبر:143909200273 دار الافتاء:جامعہ علوم اسلامیہ علامہ محمد یوسف بنوری ٹاؤن

ایک مفصل سوال کے جواب میں یہ الفاظ موجود ہیں:

اگر مذکورہ شخص نفسِ حدیث رسول ﷺ کے حجت ہونے کا ہی منکر ہے، یعنی وہ نبی ﷺ کی کہی ہوئی بات (حدیث) کو ہی حجت نہیں مانتا تو یہ شخص کافر ہے، اور اس کی بیوی کا اس کے ساتھ نکاح باقی نہیں رہے گا، لہٰذا اس کی بیوی کو اس سے فوراً علیحدہ ہو جانا چاہیے۔

عنوان: کیا منکرین حدیث کافر اور مرتد ہیں؟

سوال: کیا منکرین حدیث کافر اور مرتد ہیں؟ اگر نہیں تو کیوں نہیں جب کہ وہ ارکان اسلام کو بھی نہیں مانتے، کیا حدیثیں صرف ظنی ہیں؟ تفصیل سے جواب دیں۔

دار الافتاء، دار العلوم دیوبند: Fatwa: 994-947/B=10/1438

قرآن کو ماننا اور احادیث کا انکار کرنا کفر ہے جو شخص حدیث کا منکر ہے وہ قرآن کا بھی منکر ہے۔

الموقع الرسمي لسماحة الشيخ الإمام ابن باز رحمه الله

آڈیو سماعت فرمائیں:

ما حكم من ينكر السنة بزعم الاكتفاء بالقرآن؟

منکر سنت یعنی حدیث جو صرف قران پر اکتفاء کرنے کا گمان رکھتے ہیں، ان کا کیا حکم ہے۔

السؤال:

تكلمتَ عن وجوب الأخذ بالكتاب والسنة، ووجد جماعةٌ يُقال لهم: القرآنيون، فما موقفنا منهم؟

سوال: آپ نے کتاب وسنت یعنی قرآن وحدیث سے اخذ کرنا واجب کہاہے، یہ ایک گروہ ہے جنہیں قرآنیون کہاجاتاہے، ان کے متعلق ہمارا کیاموقف ہے؟

الجواب:

مثلما تقدَّم، ليسوا قرآنيين، ولكنَّهم كذَّابون، أعداء للقرآن؛ لأنَّ القرآن أمر بالسنة، وأمر بطاعة الرسول ﷺ، ومَن أنكر السنة فقد أنكر القرآن، ومَن عصى الرسول فقد عصى القرآن، فليسوا قرآنيين، ولكنَّهم ضد القرآن، وملاحدة، وضالُّون، بل كفَّار بإجماع أهل العلم.

جیسا کہ پہلے کہاگیا، یہ قرآنیین نہیں ہیں، بلکہ کذابون ہیں، قرآن کے دشمن ہیں، کیونکہ قرآن، سنت یعنی حدیث کا حکم دیتاہے، اور رسول صلی اللہ علیہ وسلم کی اطاعت کا حکم دیتاہے، اور جو سنت یعنی حدیث کا انکار کرتاہے، وہ قرآن کو انکار کرتاہے، اور جو رسول صلی اللہ علیہ وسلم کی نافرمانی کرتاہے،

وہ قرآن کی نافرمانی کرتا ہے، لہٰذا اہل علم کے اجماع کے مطابق یہ قرآنیین نہیں، بلکہ وہ قرآن کے مخالف ہیں، ملحد ہیں، گمراہ ہیں، بلکہ کفار ہیں۔

مَن أنكر السنة ولم يعمل بها وزعم أنَّه لا يعمل إلا بالقرآن؛ فهو كاذبٌ، لم يعمل بالقرآن، وضالٌّ مُضِلٌّ، كافرٌ بإجماع أهل العلم، وقد كتبتُ في هذا رسالةً مطبوعةً سميتُها "وجوب العمل بالسنة."

جو سنت یعنی حدیث کا انکار کرتا ہے، اور اس پر عمل نہیں کرتا، اور گمان کرتا ہے کہ وہ سوائے قرآن کے کسی پر عمل نہیں کرے گا، وہ کذاب ہے، وہ قرآن پر عمل نہیں کرتا، وہ گمراہ ہے اور گمراہ کن ہے، اہل علم کے اجماع کے مطابق کافر ہے۔ اور اس مسئلہ پر میں نے ایک رسالہ لکھا ہے اس کا نام **"وجوب العمل بالسنة"** رکھا ہے۔

قال السيوطي رحمه الله (القاهرة 849 هـ/1445م – القاهرة 911 هـ/1505م) في رسالته "مفتاح الجنة في الاحتجاج بالسنة" :

اعلموا رحمكم الله أن من أنكر أن كون حديث النبي صلى الله عليه وسلم قولاً كان أو فعلاً بشرطه المعروف في الأصول حجة كفر وخرج عن دائرة الإسلام ، وحشر مع اليهود والنصارى أو مع من شاء الله من فرق الكفرة اهـ

جلال الدین سیوطی (متوفی: **911 ھ**) اپنے رسالہ بنام "**مفتاح الجنة في الاحتجاج بالسنة**" میں فرماتے ہیں:

اللہ تم پر رحم کرے، جان لو کہ جو حجت کے معروف اُصول پر پوری اترنے والی، نبی صلی اللہ علیہ وسلم کی قولی حدیث، یا عملی حدیث کا انکار کرے اس نے کفر کیااور دائرہ اسلام سے خارج ہو گیا، اس کا حشر یہود و نصاریٰ کے یا کفار کے جس گرہ کے ساتھ اللہ چاہے، اس کے ساتھ ہو گا۔

مفتاح الجنة

في الاحتجاج بالسنة

تأليف خاتمة الحفاظ والمجتهدين مولانا الشيخ جلال الدين
السيوطي الشافعي المتوفى سنة ٩١١ تغمده الله برحمته آمين

عنيت بنشره وتصحيحه والتعليق عليه للمرة الأولى
ادارة الطباعة المنيرية
لصاحبها ومديرها محمد منير عبده أغا الدمشقي

بسم الله الرحمن الرحيم

الحمد لله وبه ثقتي وسلام على عباده الذين اصطفى *

اعلموا يرحمكم الله ان من العلم كهيئة الدواء . ومن الآراء كهيئة الخلاء . لا تذكر إلا عند داعية الضرورة . وان مما فاح ريحه في هذا الزمان . وكان دارسا بحمد الله تعالى منذ أزمان . وهو ان قائلا رافضيا زنديقا أكثر في كلامه إن السنة النبوية . والاحاديث المروية . زادها الله علوا وشرفا . لا يحتج بها وان الحجة في القرآن خاصة وأورد على ذلك حديث ما جاءكم عني من حديث فاعرضوه على القرآن فان وجدتم له أصلا فخذوا به والا فردوه هكذا سمعت هذا الكلام بجملته منه وسمعه منه خلائق غيري فمنهم من لا يلقي لذلك بالا . ومنهم من لا يعرف أصل هذا الكلام ولا من أين جاء فأردت أن أوضح للناس أصل ذلك . وأبين بطلانه . وانه من أعظم المهالك *

فاعلموا رحمكم الله ان من أنكر كون حديث النبي صلى الله عليه وسلم قولا كان أو فعلا بشرطه المعروف في الاصول حجة كفر وخرج عن دائرة الاسلام وحشر مع اليهود والنصارى أو مع من شاء الله من فرق الكفرة . روى الامام الشافعي رضي الله عنه يوما حديثا وقال انه صحيح فقال له قائل أتقول

مفتاح الجنة

في

الاحتجاج بالسنة

للإمام جلال الدين عبد الرحمن السيوطي

دراسة وتحقيق
مصطفى عبد القادر عطا

دار الكتب العلمية
بيروت - لبنان

فاعلموا رحمكم الله أن من أنكر كون حديث النبي، ﷺ - قولاً كان أو فعلاً بشرطه المعروف في الأصول - حُجَّة، كفر وخرج عن دائرة الإسلام، وحُشِرَ مع اليهود والنصارى أو مع من شاء الله من فرق الكفرة.

روى الإمام الشافعي[1] رضي الله عنه يوماً حديثاً وقال إنه صحيح.

فقال له قائل: أتقول به يا أبا عبد الله؟

فاضطرب وقال: يا هذا أرأيتني نصرانياً؟ أرأيتني خارجاً من كنيسة؟ أرأيت في وسطي زنَّاراً؟أروي حديثاً عن رسول الله ﷺ ولا أقول به!

رأي الزنادقة وغلاة الرافضة

وأصل هذا الرأي الفاسد: أن الزنادقة وطائفة من غلاة الرافضة ذهبوا إلى إنكار الاحتجاج بالسُّنَّةِ والإقتصار على القرآن، وهم في ذلك مختلفوا المقاصد:

فمنهم مَنْ كان يعتقد أن النبوة لعليٍّ، وأن جبريل عليه السلام أخطأ في نزوله إلى سيد المرسلين ﷺ، تعالى الله عما يقول الظالمون علواً كبيراً.

---

(١) محمد بن إدريس بن العباس بن عثمان بن شافع الهاشمي القرشي المطلبي، أبو عبدالله: أحد الأئمة الأربعة عند أهل السنة، وإليه نسبة الشافعية كافة. قال المبرد: كان الشافعي أشعر الناس وآدبهم وأعرفهم بالفقه والقرآن. وقال الإمام ابن حنبل: ما أحد ممن بيده محبرة أو ورق إلا وللشافعي في رقبته منّة، كان ذكياً مفرطاً، له تصانيف كثيرة أشهرها كتاب «الأم» في الفقه، ومن كتبه أيضاً: «المسند» و«أحكام القرآن» و«السنن» و«الرسالة» و«اختلاف الحديث» و«أدب القاضي» و«فضائل قريش» توفي سنة ٢٠٤هـ بمصر.

أنظر: تذكرة الحفاظ ٣٢٩/١. وتهذيب التهذيب ٢٥/٩. والوفيات ٤٤٧/١. وإرشاد الأريب ٣٦٧/٦ - ٣٩٨. وغاية النهاية ٩٥/٢. وصفة الصفوة ١٤٠/٢. وتاريخ بغداد ٥٦/٢ - ٧٣. وحلية الأولياء ٦٣/٩. ونزهة الجليس ١٣٥/٢. وتاريخ الخميس ٣٣٥/٢. وطبقات الحنابلة ٢٨٠/١ - ٢٨٤. وطبقات الشافعية ١٨٥/١. والبداية والنهاية ٢٥١/١٠. والأعلام ٢٧/٦.